سحری میں دعا اور نیت سے متعلق چند احکام

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

❶ - اگر سحری کھانے کے بعد روزہ کی دعا پڑھنا یاد نہ رہے تو کیا روزے پر کوئی اثر پڑے گا؟

❷ - یہ نیت کی ہو کہ کل روزہ رکھے گا، جبکہ رمضان المبارک چل رہا ہو تو کیا اس سے روزہ پر کوئی اثر پڑے گا؟

❸ - کیا رمضان میں رات سے ہی نیت کرنا ضروری ہے؟

❹ - باقی گیارہ ماہ میں جو روزے رکھے جاتے ہیں اس میں رات سے نیت ضروری ہے؟

مستفتی: شکیل احمد

الجواب حامداً و مصلیاً

❶ - سحری کھانے کے بعد دعا پڑھنا ضروری نہیں ہے، بلکہ جب دل میں اتنا دھیان ہے کہ آج میرا روزہ ہے تو ایسی صورت میں روزہ ہوجائے گا۔ دعا نہ پڑھنے سے روزہ کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

’’والنية معرفته بقلبه أن يصوم ... والسنة أن يتلفظ بها....الخ.‘‘

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الصوم، الباب الأول في تعريفه، ج:۱، ص:۱۹۵، ط: ماجدية)

❷ - واضح رہے کہ زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ اگر دل میں اتنا دھیان ہے کہ کل میں روزہ رکھوں گا یا کل میرا روزہ ہے، تو ایسی صورت میں روزہ ہوجائے گا، روزہ کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

البتہ اگر دل میں کل روزہ رکھنے کے حوالے سے سرے سے ارادہ ہی نہ تھا اور بھوک نہ لگنے یا کسی اور وجہ سے بھوکا پیاسا رہا تو ایسی صورت میں روزہ نہیں ہوگا۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

’’وشرط صحة الأداء النية والطهارة عن الحيض والنفاس... الخ.‘‘

(الفتاوی الهندية، كتاب الصوم، الباب الأول في تعريفه، ج:۱، ص:۱۹۵، ط: ماجدية)

❸ - رمضان المبارک میں رات سے روزہ کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ اگر صبح کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دن کو نصف النہار (ٹھیک دوپہر کے وقت) سے پہلے پہلے رمضان کے روزے کی نیت کرلینا درست ہے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ رات سے یا سحری کے وقت ہی سے نیت کرلی جائے۔

❹ - رمضان، نذرِ معین اور نفل کے ادا روزہ میں رات سے نیت ضروری نہیں ہے، بلکہ نصف النہار سے پہلے تک نیت کرلی تو درست ہے، البتہ رمضان، نذرِ معین اور نفل کے قضا روزے، نیز مطلق نذر اور کفارہ کے روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

’’وجاز صوم رمضان والنذر المعين والنفل ... من الليل إلٰى ماقبل نصف النهار... الخ.‘‘

(الفتاوی الهندية، كتاب الصوم، الباب الأول في تعريفه، ج:۱، ص:۱۹۵، ط: ماجدية)

’’الدر المختار‘‘ میں ہے:

’’(فيصح) أداء (صوم رمضان والنذر المعين والنفل بنية من الليل) ...‘‘

’’رد المحتار‘‘ میں ہے:

’’(قوله: فيصح أداء صوم رمضان الخ) قيد بالأداء ، لأن قضاء رمضان وقضاء النذر المعيّن أو النفل الذي أفسدهٗ يشترط فيه التبييت والتعيّن... الخ.‘‘ (الدرالمختار، كتاب الصوم، ج:۲، ص:۳۷۷، ط: سعيد)

’’الأشباه والنظائر‘‘ میں ہے:

’’وإن كان غير أداء رمضان من قضاء أو نذر أو كفارة، فيجوز بنية متقدمة من غروب الشمس إلٰى طلوع الفجر ، ويجوز بنية مقارنة لطلوع الفجر... الخ.‘‘ (القاعدة الثانية، مباحث عشرة في النية، البحث السابع في وقتها، ص:٤۸، ط: قديمی)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح
محمد عبدالقادر

الجواب صحیح
شعیب عالم

الجواب صحیح
محمد شفیق عارف

کتبہ
فضل الرحمٰن
تخصصِ فقہِ اسلامی
جامعہ علومِ اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی